136427 ـ عدالت نے تین طلاق کا فیصلہ کردیا اور فتوی کی بنا پر خاوند ابھی تک بیوی کے ساتھ مجامعت کرتا ہے

سوال

میں اپنے ملك کی بجائے ایك عرب ملك میں رہتا ہوں میرے اور بیوی کے مابین دو طلاق ہو چکی تھیں، اور اس کے بعد یہ ہوا کہ میری بیوی نے میرے اور اس کے درمیان اختلافات کی بنا پر عدالت میں طلاق کا مقدمہ کر دیا، اور پہلی پیشی سے پہلے ہی ہمارے مابین بہت شدید جھگڑا ہوا اور اس نے پولیس منگوانے کی دھمکی دی.
تو میں نے اس موقع پر اسے طلاق کے الفاظ بول دیے، پھر اس کے بعد ہمارے مابین معاملات ٹھنڈے ہو گئے اور ہم نے ایك عالم دین سے اس طلاق کے متعلق مشورہ کیا کہ آیا یہ تیسری طلاق ہوئی ہے یا نہیں، تو اس نے ہمیں فتوی دیا کہ یہ طلاق نہیں ہوئی، کہ یہ تو پولیس کے خوف اور اس وقت پیدا ہونے والی مشکل کا نتیجہ تھا.
جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے وہ میری بیوی کی جانب سے عدالت میں طلاق ضرر کے مقدمہ کی پہلی پیشی سے قبل ہوا اور جو کچھ ہوا وہ اس لیے کہ میں اس موقف سے تنگ آ گیا تھا اور قاضی کے سامنے طلاق کا لفظ بول دیا تو قاضی نے مجھے کہا تم بیٹھ کر ٹھنڈے ہو جاؤ، اور مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے شادی سے لے کر اب تك جو بھی طلاق کے الفاظ بولے تھے وہ کس طرح تھے، تو میں نے قاضی کو پہلی دونوں طلاقوں کے متعلق بتایا اور تیسری طلاق کے متعلق بھی جس کے بارہ میں عالم دین نے طلاق نہ ہونے کی فتوی دیا تھا اس کے بارہ میں بھی بتایا. اور اس طرح یہ پیشی ختم ہو گئی، پھر ایك ماہ کے بعد فیصلہ صادر ہوا اور فیصلہ درج ذیل تھا:
پہلی دو طلاقیں ثابت ہو چکی ہیں، اور تیسری طلاق بھی ثابت ہو گئی جس کے متعلق عالم دین نے واقع نہ ہونے کا فتوی دیا تھا "
نوٹ: قاضی نے اس طلاق کو شمار نہیں کیا جو میں نے اس کے سامنے بولی تھی، اس نے یہ خیال کیا کہ یہ میرے شدید غضب کے نتیجہ میں تھی اس لیے اسے شمار نہیں کیا.
اب مشکل یہ ہے کہ میں شدید پریشان ہوں کیونکہ اندورنی طور پر مجھے مکمل یقین ہے کہ میری بیوی اب میں میری عصمت میں ہے اور اسے طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی اس کی دلیل عالم دین کا وہ فتوی ہے جس نے ہمارے موضوع کو تفصیل کے ساتھ سنا تھا.
اس کے برعکس قاضی کے سامنے ہم اس موضوع کو جو کچھ ہوا پوری تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکے، جس طرح اس عالم دین کے سامنے بیان ہوا تھا، اور اسی طرح اس موقف کی صعوبت کی بنا پر نفسیاتی طور پر بھی.
اب مشکل یہ ہے کہ میری بیوی جانتی ہے کہ وہ اب بھی میرے نکاح میں ہے، لیکن اس فیصلہ کے پیش نظر اسے مستقبل میں خوف ہے کہ کہیں کوئی مشکل پیش نہ آ جائے، اس لیے وہ مجھ سے مطالبہ کرتی ہے کہ کسی شخص کے ساتھ صوری یعنی کاغذوں پر نکاح کر لیا جائے اور پھر اس سے دوسرے دن طلاق لے لی جائے تا کہ ہم اکٹھے رہ سکیں، پھر میرے اور اس کے درمیان دوبارہ شادی ہو تا کہ وہ مطمئن ہو کہ سرکاری طور پر ان کا نکاح ہوا ہے

اور یہ نکاح طلاق کے فیصلہ کے بعد کی تاریخ میں ہوا ہے.د
وہ کہتی ہے یہ صرف کاغذ پر ہو گی اور ہم اسی حالت میں رہیں گے کہ ہمارے درمیان دو طلاقیں ہو چکی ہیں.
اور وہ یہ بھی کہتی ہے کہ اس نے ایک وکیل سے اور ایک عالم دین سے اس کے حل کے متعلق دریافت کیا ہے تو ان کا کہنا تھا کہ: اس قاعدہ اور اصول پر عمل کرتے ہوئے کہ " ضروریات محظورات کو مباح کر دیتی ہیں " ایسا کرنا ممکن ہے. حقیقت میں اس پر میں مطمئن نہیں ہوں، اور اللہ سے ڈرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ شادی میں مذاق نہیں ہے چاہے وہ کاغذ پر ہی ہو، تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس پر مطمئن ہو جاؤں کہ میری بیوی جو میرے نکاح میں ہے وہ کسی اور شخص سے کاغذی طور پر شادی کرے، تا کہ ہم اس مشکل سے نکل سکیں.
آخری نوٹ: جب سے فیصلہ ہوا ہے اس وقت سے میری بیوی میرے ساتھ نہیں رہتی، لیکن کئی ایک بار ہم نے ازدواجی تعلقات قائم کیے ہیں، کیونکہ ہمیں پورا یقین ہے کہ ہم اس فتوی کی دلیل کی بنا پر اللہ کے ہاں ابھی تک خاوند اور بیوی ہیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب معاملہ عدالت میں اٹھایا جائے اور شرعی قاضی کا فیصلہ صادر ہو جائے کہ طلاق ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی تو پھر کسی بھی فتوی کا کوئی اعتبار نہیں رہتا جو اس فیصلہ کے مخالف ہو چاہے وہ کوئی بھی فتوی ہو، کیونکہ اگر اختلاف ہو تو قاضی کا فیصلہ اس کو ختم کر دیتا ہے.

اس بنا پر آپ کی بیوی آپ سے علیحدہ ہو چکی ہے اور اسے طلاق بائن ہو چکی ہے، اور وہ اس وقت تک آپ کے لیے حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے اور یہ نکاح حلالہ نہ ہو، اور پھر وہ خود ہی اسے طلاق دے یا پھر فوت ہو جائے.

دوم:

آپ کے لیے اپنی بیوی کو حلال کرنے کے لیے صوری عقد نکاح یعنی کاغذوں پر نکاح کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس سے آپ کی بیوی آپ کے لیے حلال ہوگی، اور حلالہ کرنے والا اور کرانے والا دونوں ہی ملعون ہیں.

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائے "

سنن ابو داود حديث نمبر (2076) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح سنن ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور بالجملہ يہ كہ عام اہل علم كے قول كے مطابق نكاح حلالہ باطل ہے؛ جن ميں حسن، النخعى اور قتادہ اور مالك اور ليث اور ثورى اور ابن مبارك اور امام شافعى شامل ہيں.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (7 / 137).

اور ان كا يہ بھى كہنا ہے:

" نكاح حلالہ فاسد ہے، اس سے وہى احكام ثابت ہونگے جو باقى فاسد عقود سے ثابت ہوتے ہيں، اور اس سے عفت حاصل نہيں ہوگى اور نہ ہى اس سے پہلے خاوند كے ليے مباح ہو گى جس طرح باقى سارے فاسد عقود ميں ثابت نہيں ہوتے " انتہى

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (7 / 140).

مزيد آپ سوال نمبر (14038) اور (109245) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

سوم:

اللہ كى قسم ہم تو آپ دونوں كى حالت پر تعجب كر رہے ہيں، بيوى اپنا معاملہ عدالت ميں لےجانے پر مصر ہے اور طلاق كا مطالبہ كرتى ہے، اور جب عدالت سے طلاق كا فيصلہ ہو جاتا ہے تو الٹے پاؤں پھر جاتى ہے، اور آپ كى طرف واپس آنے اور بيوى بننے كى رغبت ركھتى ہے.

اور اب ديكھيں تم دونوں حرام زناكارى كا ارتكاب كيے جا رہے ہيں، اور دليل يہ ديتے ہيں كہ ايك عالم نے طلاق واقع نہ ہونے كا فتوى ديا ہے، اور يہ تو سب سے برى چيز ہے جس ميں انسان مبتلا ہوتا ہے، وہ نعمت كى ناشكرى كرے، اور حلال ميں ناراض ہو، اور پھر اس پر راضى ہو اور حرام ميں اس كو حاصل كرنے كى كوشش كرے، يقينا يہ تو شيطان كے مكر و فريب اور اس كى تزيين سے ہے كہ وہ اسے ابن آدم كے ليے مزين كر ديتا ہے.

اس ليے ہمارى نصيحت يہ ہے كہ آپ اللہ كا تقوى اختيار كرتے ہوئے اور اس كے غضب اور ناراضگى و انتقام سے بچ جائيں اور يہ جان ليں كہ عدالت كا فيصلہ اسى صورت ميں ٹوٹ سكتا اور ختم ہو سكتا ہے جب قاضى كے ليے غلطى واضح ہو جائے اور وہ اپنے فيصلہ سے رجوع كر لے.

اس لیے آپ کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں کہ آپ عدالت سے دوبارہ رجوع کریں، اور اگر وہ اسی فیصلہ پر اصرار کرے تو آپ کے لیے وہ اس وقت تك حلال نہیں ہو سکتی جب تك کسی دوسرے سے نكاح رغبت نہ کر لے نكاح حلالہ نہیں پھر اگر اللہ تعالی مقدر کر دے کہ وہ فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے دے.

واللہ اعلم .